علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال وآثار اور علمی خدمات: تحقیقی مطالعہ

Introduction & Academic Services of Allama Badr ud Din Ayni: A research based Study

واحد بخش*

ABSTRACT

Allama Badr ud din Ayni (762 AH /1360 CE-855 AH/1453 CE) was a well known Islamic Scholar of 9th century. He was born and grew up into an intellectual family in the city of Ayntab (known as Gaziantep in modern Turkey). He memorized the Qur'an, learned caligraphy and studied Arabic literature, Logic, Hadith, Exegesis, Jurisprudence with special context to the four well known fiqhi schools of thought. Although his popularity was for his famous commentary known as "Umdat ul Qari fi Sharh il Bukhari" on Sahih Bukhari but he had many other dimensions in his personality.

He was a strong representative of Hanafi School of Thought in his time as it is observed in his commentary on Sahih Bukhari. During his life He availed many high portfolios like portfolio of Justice, Muhtasib, etc. He wrote many books on various fields of Islamic Sciences; many of them have been published but many others are still unpublished. There is another section of books those are ascribed to Allama Ayni. His conflicts with the scholars of that time are also the part of history and lesson for the men of understanding. The study in following lines epics on the detail about his life and work. It is needed that Allama Ayini's books which are sill manuscript be published for researchers after research on the text.

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، خیبر پختونخواہ، پاکستان۔

تعارف

نام ونسب

الامام الکبیر، شیخ الاسلام، العلامۃ الحافظ، قاضی القضاۃ بدر الدین ابو محمد محمودؒ بن احمدؒ بن موسیٰؒ بن احمدؒ بن حسینؒ بن یوسفؒ بن محمودؒ المعروف بالعینی۔

آپ کے والد ماجد قاضی شہاب الدین احمدؒ بن موسیٰ حلب کے رہنے والے تھے۔ وہیں ۷۲۵ھ کو پیدا ہوئے، پھر ''عین تاب'' نامی جگہ چلے گئے۔ جہاں کے قاضی مقرر رہوئے۔ علامہ عینی کی پیدائش عین تاب میں ''درب کیکن'' نامی علاقے میں ہوئی، جو حلب سے تین دن کی مسافت پر واقع ہے۔ اس لحاظ سے علامہ عینی اصلاً حلبی ہیں۔

پیدائش

اس سلسلے میں علماء کرام کے دو قول ہیں:

۱۔ ۲۶ رمضان المبارک سن ۷۶۲ھ، یہی عام سوانح نگاروں کی رائے ہے (۱)۔

۲۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے علامہ عینیؒ کی لکھی ہوئی تحریر میں ان کی تاریخ پیدائش ۲۷ رمضان المبارک ۷۶۲ھ پائی (۲)۔

خاندانی پس منظر

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش ایک نیک اور صالح خاندان میں ہوئی، جس میں علم، تقویٰ اور زہد وعبادت رچی بسی تھی۔ آپ کے آباء واجداد میں سے ہر ایک نیکی اور علم کے حوالے سے مشہور تھا، اس کے علاوہ آپ کے جد امجد حسین بن یوسف علم قرأت کے شناور تھے (۳)۔

ازدواجی زندگی

علامہ عینیؒ نے ام الخیر سے شادی کی، جو ۸۱۹ھ کو وفات پا گئیں، اس وقت آپ کی عمر ۵۷ برس تھی۔ آپ کی ام الخیر کے علاوہ کسی بیوی کا تذکرہ سوانح نگاروں کے ہاں نہیں ملتا، البتہ اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی دوسری بیوی بھی تھی، کیونکہ ابوالوفاءؒ آپ کے داماد ہیں اور وہ سن ۸۴۱ھ کو پیدا ہوئے، اب عقل یہ تسلیم نہیں کرتی کہ وہ سن ۸۱۹ھ سے قبل پیدا ہونے والی لڑکی سے شادی کرے، واللہ اعلم بالصواب۔

اولاد

۱۔ عبدالعزیز: متوفی: ۸۱۸ھ۔

۲۔ عبدالرحمٰن: سن ۸۲۲ھ طاعون کی وباء میں خالق حقیقی سے جا ملے۔

۳۔ ابراہیم: سن ۸۳۳ھ کو طاعون کی وباء میں انتقال کر گئے۔

۴۔ علی: یہ بھی سن ۸۳۳ھ میں مذکورہ وباء میں وفات پا گئے۔

۵۔احمد: ان کی وفات بھی سن ۸۳۳ھ کو مذکورہ وباء میں ہوئی۔

۶۔فاطمہ: ان کا انتقال بھی سن ۸۳۳ھ کو مذکورہ وباء میں ہوا۔

۷۔زینب: ان کی تاریخ وفات صفر سن ۸۴۹ھ ہے۔

۸۔عبدالرحیم: یہ سن ۸۶۴ھ کو فوت ہوئے۔انہوں نے صحیح بخاری اور کنز الدقائق کی شروح لکھیں (۴)۔

مذکورہ بالا بیان سے واضح ہوا کہ علامہ عینیؒ کو ایک ہی سال میں چار اولاد کی وفات کا صدمہ سہنا پڑا، بلکہ آخری بیٹے کے علاوہ ساری اولاد ان کی زندگی میں دارِفانی سے کوچ کر گئی تھیں۔

علامہ عینیؒ کی پرورش اور تحصیل علم

علامہ عینیؒ کی پرورش ان کے والد کے زیر سایہ ہوئی، صغر سنی میں ہی طلب علم میں لگ گئے۔چنانچہ بے مثال کاتب محمود بن احمد بن ابراہیم قزوینیؒ سے خطاطی سیکھی، محمد بن عبیداللہؒ کے ہاں ناظرہ قرآن مکمل کیا، پھر معز حنفی کے ہاں مدرسہ عین تاب میں حفظِ قرآن کریم کی تکمیل کی، پھر اپنے والد ماجد ابوالعباسؒ سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔اس کے بعد شمس محمد الراعیؒ کی صحبت اختیار کی اور صرف، عربیت اور منطق کے علوم حاصل کیے۔بعد ازاں جبرائیل بن صالح بغدادیؒ (متوفی: ۷۹۴ھ) سے امام زمخشریؒ کی ''المفصل في النحو''، صدر الشریعہ محبوبیؒ (متوفی: ۷۴۷ھ) کی ''التوضیح علی متن التنقیح''، تفسیر کشاف اور فقہ حنفی کے موضوع پر ''مجمع البحرین'' پڑھی۔اسی طرح خیرالدین القصیرؒ (متوفی: ۷۹۲ھ) سے بھی استفادہ فرمایا۔اور میکائیل بن حسین بن اسرائیل ترکمانیؒ (متوفی: ۷۹۸ھ) سے مختصر القدوری، علم خلافیات کے موضوع پر علامہ نسفی کی منظوم کتاب اور علامہ ساعاتیؒ کی ''مجمع البحرین'' پڑھی۔

علاوہ ازیں علامہ رہاویؒ سے ان کی تصنیف ''البحار الزاهرة'' پڑھی جو مذاہب اربعہ کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔علامہ عینیؒ نے عیسیٰ بن الخاص سرماویؒ (متوفی: ۷۸۸ھ) سے ''التبيان في علوم المعاني والبيان'' للطیبی اور علامہ سکاکی کی ''مفتاح العلوم'' پڑھی۔اسی طرح محمود بن محمد عینی (متوفی: ۸۰۵ھ) سے علامہ عربیؒ کی ''التصریف'' اور سراجی وغیرہ پڑھی۔ان تمام علوم پر عبور حاصل کرنے کے بعد اپنے والد ماجد کے مسند قضاء پر جانشین بنے (۵)۔

علمی سفر

علامہ عینیؒ چونکہ بلند مقاصد کی طرف نظر رکھنے والے تھے، اپنے آبائی شہر کے علماء سے استفادہ کرنے کے بعد مزید علوم کے حصول کے لیے دوسرے شہروں کے علماء کے پاس تشریف لے گئے۔طلبِ علم کے لیے سفر کرنا ہمارے اسلاف کی ہمیشہ سے عادت رہی ہے۔

علامہ عینیؒ نے سن ۷۸۳ھ کو حلب کا سفر اختیار کیا اور جمال بن یوسف ملطیؒ سے مختلف علوم کے ساتھ ھدایہ کا کچھ حصہ پڑھا۔اس کے علاوہ حیدر رومیؒ سے اس کی شرح سراجی پڑھی۔

علاوہ ازیں بہسنا (۶) تشریف لے گئے، جہاں ولی الدین بہسنیؒ سے استفادہ کیا اور کختا (۷) کا بھی سفر کیا، جہاں علاؤالدین کختاویؒ سے کسبِ فیض کیا اور ملطیہ (۸) میں بدرالدین کشانی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔پھر حج کے لئے

تشریف لے گئے۔ وہاں سے دمشق کا رخ کیا اور سن ۷۸۸ھ کو بیت المقدس پہنچے، جہاں علاؤ الدین سیرامی سے ملاقات ہوئی۔

قاہرہ تشریف لانے کے بعد انہی موصوف سے استفادہ کے ساتھ علامہ بلقینی سے ''**محاسن الاصطلاح**'' اور ابوالفتح عسقلانی سے ''**شاطبیه**'' پڑھی۔ ان کے علاوہ دوسرے مشائخ سے بھی قاہرہ میں پڑھتے رہے جن میں سے کچھ کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ حافظ زین الدین عراقیؒ۔ ان سے ابن دقیق العید کی ''**الإمام**'' اور'' **صحيح مسلم** '' پڑھی۔
۲۔ تقی دجویؒ متوفی ۸۰۶ھ۔ ان سے نسائی کے علاوہ باقی صحاح خمسہ، مسند دارمی، مسند عبد بن حمید اور مسند احمد کا کچھ حصہ پڑھا۔
۳۔ قطب عبدالکریمؒ۔ ان سے امام طبرانی کی تینوں معاجم پڑھیں۔
۴۔ شرف بن کویکؒ متوفی ۸۲۱ھ۔ ان سے ''**الشفاء**'' نامی کتاب پڑھی۔
۵۔ تغری برمشؒ متوفی ۸۲۳ھ۔ ان سے ''**شرح معانی الآثار**'' پڑھی۔
۶۔ سراج الدین عمرؒ۔ ان سے علامہ جوہری کی ''**الصحاح**'' پڑھی۔

پھر علامہ عینیؒ دمشق تشریف لے گئے، جہاں دوسرے مشائخ کے ساتھ ساتھ نجم بن کشک حنفیؒ سے صحیح بخاری کا کچھ حصہ اور شرف بن کویک سے مسند أبی حنیفہ پڑھی۔

آپؒ جامعہ برقوقیہ میں شیخ علاء کی وفات تک رہے پھر وہاں کے حکمران جرکس خلیلی نے نکال دیا۔ خود آپ نے یہ قصہ بیان کیا ہے جو ہم اختصار کے پیش نظر ذکر نہیں کر رہے (۹)۔

اہم سرکاری مناصب

علامہ عینیؒ کی علم، عقل اور امانت و دیانت کے حوالے سے بے پناہ شہرت کی بناء پر ہر وقت کے حکمرانوں نے کئی مناصب تفویض کئے۔ ان میں سب سے اہم تدریس کا منصب تھا، چنانچہ الملک المؤید نے اپنے مدرسے ''المؤیدیہ'' میں ان کو شیخ الحدیث مقرر کیا اور سن ۸۱۹ھ کو مدرسے کی تاسیس کے بعد سے اپنی وفات سن ۸۵۵ھ تک اس منصب پر فائز رہے۔ اسی دوران بادشاہ الملک المؤید بھی آپ کے شاگرد بنے۔ وہ ایک نیک صالح اور اہل علم سے محبت رکھنے والا بادشاہ تھا۔

اسی طرح علامہ عینیؒ نے مدرسہ محمودیہ میں فقہ کی کتابیں بھی پڑھائی۔ یہ مدرسہ اپنے مؤسس محمود بن علی الاستاداء کی طرف منسوب ہے۔ آج کل اس کا نام جامع الکردی ہے۔ علامہ عینی نے جن مضامین کی تدریس فرمائی وہ درج ذیل ہیں:

علم حدیث میں: صحیح بخاری، صحیح مسلم، المصابیح، شرح بخاری، علم فقہ میں: اپنی تصنیف مجمع البحرین، علم نحو میں: اپنی تصانیف شرح الشواہد الکبریٰ، شرح الشواہد الصغریٰ، علم صرف میں: تصریف العزی، علم ادب میں: اپنی شرح

مقامات حریری

ان کے علاوہ علوم حدیث اور تاریخ کے مضامین بھی آپ پڑھاتے رہے۔

علامہ عینیؒ بیک وقت تین اعلیٰ مناصب پر فائز رہے۔قضاء، نظام احتساب اور اوقاف کی نگرانی۔ان سے پہلے کسی کو یہ تین عہدے بیک وقت نہیں ملے۔آپ ان تینوں مناصب میں لوگوں کے ساتھ بڑی نرمی برتتے تھے اور امور بڑے اچھے انداز سے چلاتے رہے۔

حکمرانوں کے ساتھ تعلقات

پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں کہ علامہ عینی اور الملک المؤید کے درمیان تعلقات بڑے اچھے تھے، چنانچہ مدرسہ مؤیدیہ میں استاذ مقرر کیا اور روم میں سفیر بنا کر بھیجا، البتہ شروع میں کچھ مشکلات پیش آئیں جن کی وجہ کتابوں میں نہیں ملتی اور خود علامہ عینیؒ نے بھی اپنی کتاب ''عقد الجمان'' میں کسی قسم کا تذکرہ نہیں کیا۔

اسی طرح الملک الظاہر بھی آپ کی عزت کرتے تھے۔پھر الملک الاشرف نے تو آپ سے بڑا استفادہ کیا اور آپ کے ساتھ عزت وتکریم کے ساتھ پیش آتا تھا۔آپ کو اوقاف کی نگرانی کا عہدہ بھی دینا چاہا مگر آپ نے انکار کر دیا۔پھر جب محمد بن جقمق برسر اقتدار آیا تو آپ کے تعلقات میں بہتری نہیں رہی، حتی کہ منصب قضاء سے معزول کر دیئے گئے اور آپ کی جگہ سعد الدین دیری آگئے۔

مدرسے کا قیام

علامہ عینیؒ نے جامعہ ازہر کے قریب اپنے گھر کے ساتھ ایک مدرسہ بھی قائم کیا تھا، جبکہ جامعہ ازہر کے متعلق آپ کا مؤقف تھا کہ وہاں نماز مکروہ ہے، کیونکہ اس کو وقف کرنے والا رافضی تھا۔بہر حال یہ مدرسہ ایک زمانے تک علم اور اصحاب علم کا سرچشمہ رہا پھر جامعہ ازہر کے احاطے میں شامل کر کے مسجد میں تبدیل کر دیا گیا (۱۰)۔

علامہ عینیؒ کی زندگی کے آخری ایام

علامہ عینیؒ آخری عمر میں بڑے تنگ دست ہو گئے تھے، یہاں تک کہ ان کو سامان اور کتابیں تک فروخت کرنا پڑیں۔یہ آپ جیسی علمی شخصیت کے لئے بڑا کٹھن مرحلہ تھا کہ ذاتی کتابیں فروخت کرنے کی نوبت آگئی تاہم ان مشکل حالات میں بھی کسی سے مانگنے سے پرہیز کیا اور علم کے ذریعے دنیا نہیں کمائی ورنہ آپ جیسی شخصیت کے لئے یہ کام مشکل نہیں تھا۔

وفات

علامہ عینیؒ ترانوے سال کی عمر میں منگل کی شب ۴ ذوالحجہ ۸۵۵ھ کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ایک جم غفیر نے دوسرے روز آپ کا جنازہ پڑھا اور اپنے مدرسہ میں ہی مدفون ہوئے (۱۱)۔

علامہ عینیؒ علمائے امت کی نظر میں

کئی علماء نے آپ کی مدح سرائی کی ان میں سے چند کی رائے درج ذیل ہیں:

علامہ ابن تغری بردیؒ فرماتے ہیں: علامہ عینی علم فقہ، اصول فقہ، نحو، صرف اور لغت کے ماہر تھے جبکہ دوسرے کئی علوم میں اچھی خاصی دسترس رکھتے تھے، آپ عجوبۂ روزگار، شیریں بیان، حکمرانوں کے مقرب اور معقولات ومنقولات میں بڑی مہارت رکھنے والے تھے۔ شاید ہی کوئی علم ہو جس کے بارے میں آپ کو معلومات نہ ہوں (۱۲)۔

حافظ سخاویؒ رقم طراز ہیں کہ علامہ عینیؒ امام، علامہ، علم صرف وعربیت وغیرہ کے شناور، تاریخ ولغت کے حافظ اور کئی فنون میں دسترس رکھنے والے تھے۔ تحریر ومطالعہ میں منہمک رہتے تھے (۱۳)۔

علامہ ابن اِیاس حنفیؒ فرماتے ہیں کہ علامہ عینیؒ اپنے زمانے کے علامہ اور فاضل تھے۔ کئی تصنیفات کے مؤلف، شیریں بیان، شاعر اور قابل اعتماد مؤرخ تھے (۱۴)۔

یہاں ایک بات بڑی عجیب ہے کہ ان علماء کرام نے علامہ عینیؒ کی محدثانہ شان اور فقیہانہ مرتبے کی نشان دہی نہیں کی، حالانکہ اکثر لوگ علامہ عینیؒ کو مؤرخ ولغوی کے بجائے زیادہ تر شارح بخاری، صاحب نخب الافکار، شارح سنن ابی داؤد، صاحب بنایہ اور مؤلف رمز الحقائق کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ ان تعریفی کلمات میں ان دونوں پہلوؤں سے صرف نظر نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔

تالیفات

علامہ عینیؒ نے اسلامی کتب خانے کو مفید، قیمتی اور علم وحکمت سے پر کتابوں سے مالا مال کر رکھا ہے۔ یہ کتابیں مؤلف کے کثرت علم پر دال، اور ان کے تبحر علمی وبراعت فنی پر شاہد وناطق ہیں۔ ان کی مؤلفات کے ذخیرے میں ہر قسم کی کتابیں پائی جاتی ہیں کہ ان میں کچھ مطبوع ہیں تو کچھ مخطوطات کی شکل میں اور کچھ گم شدہ (آخر الذکر مؤلفات ہی زیادہ ہیں) علامہ سخاویؒ، علامہ عینیؒ کی مؤلفات کی فہرست نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ان کی مؤلفات اور بھی ہیں جن کے ضبط وحصر کی مجھ میں ہمت نہیں (الضوء اللامع: ۱۳۱۔۱۳۲) مزید فرماتے ہیں کہ انہوں نے بہت سی کتابیں تالیف کیں کہ ہمارے شیخ (یعنی ابن حجر عسقلانیؒ) کے علاوہ کوئی اور شخصیت ایسی میرے علم میں نہیں جس کی تصانیف ان سے زیادہ ہوں۔

تاہم میں کہتا ہوں کہ حافظ ابن حجرؒ کی تصانیف بھی حجم میں علامہ عینیؒ کی تصانیف کو نہیں پہنچ سکتیں۔ جبکہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ عینی کی اکثر تصانیف گم شدہ اور حوادث زمانہ کا شکار ہوگئی ہیں، عینیؒ کی اکثر تصانیف جیسا کہ ان کے زمانے کے علماء کی عادت تھی، شروحات ومختصرات پر مشتمل ہیں۔ ان کی تالیفات مختصر تعارف کے ساتھ درج ذیل ہیں:

۱۔ الشواھد الکبری[1]

اس کا پورا نام ''المقاصد النحویہ فی شرح شواھد شروح الألفیۃ'' ہے۔ اس کتاب میں علامہ عینی نے الفیہ بن مالک کی شرح یعنی شرح ابن ناظم، شرح ابن ام قاسم، شرح ابن عقیل اور شرح ابن ہشام میں مذکور شواہد کو جمع کیا، پھر ان شواہد کی لغوی، صرفی واعرابی حیثیت سے تشریح کی ہے۔

۲۔ الشواھد الصغری

اس کتاب کا نام فرائد القلائد فی مختصر شرح الشواھد المعروف بالشواھد الصغریٰ

ہے،اس کتاب کے نام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شواہد کبریٰ کی تلخیص واختصار ہے۔

۳۔رمز الحقائق

کنز الدقائق فقہ کی ایک مفید کتاب ہے، یہ فقہ حنفی کی مشہور متون میں سے ہے، جس کے مؤلف امام عبداللہ بن احمد نسفیؒ (المتوفی: ۷۱۰) رحمہ اللہ ہیں، علماء نے بھی اس کو شروح وتحشیہ کے لئے منتخب کیا ہے، رمز الحقائق کنز کی بہترین شرح ہے کہ اختصار مخل اور تطویل ممل دونوں سے خالی اور فائدہ کی چیز ہے۔عینیؒ اس میں متن کی شرح کرتے ہیں، مشکل اور مبہم مقامات کی توضیح کرتے ہیں، اختلافی مسائل کے دلائل لاتے ہیں اور واضح دلائل کی روشنی میں مذہب حنفی کی ترجیح بیان کرتے ہیں۔

۴۔البناية شرح الهداية

ہدایہ فقہ حنفی کی کتاب ہے جو علی بن ابی بکر فرغانی مرغینانیؒ (المتوفی: ۵۹۳ھ) کی تالیف ہے، یہ کتاب عظیم الشان کتاب ہے اور بیان سے مستغنی بھی۔ان کی شروحات میں سے ایک شرح علامہ عینیؒ کی ''البنایہ'' ہے۔عینی نے اس کتاب کی تالیف کی ابتداء یکم صفر ۸۱۷ھ میں کی، جبکہ اس کی تالیف سے وہ ۲۰ محرم ۸۵۰ھ میں فارغ ہوئے، اسی سے ہم اس کتاب کی علمی قدر وقیمت کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ مصنف نے اس کی تالیف میں ۳۳ سال صرف کیے ہیں (۱۵)۔

۵۔ عمدة القاری

یہ شروح بخاری کے ہار میں نگینے کی حیثیت رکھتا ہے، اس کو وہ مرتبہ حاصل ہے جس سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں، یہ حدیثی اور فقہی انسائیکلوپیڈیا ہے، اپنی تالیف کے دن سے آج تک محدثین، محققین اور مدققین کا مرجع ہے، اس کی طرز پر اور کوئی کتاب تالیف نہیں ہوئی، یہ علامہ عینیؒ کی اہم کتاب اور بخاری شریف کی عظیم شروحات میں سے ہے، اس کی ابتداء ۸۲۰ھ اور اس کی فراغت ۸۴۷ھ میں ہوئی، یہ کتاب ۲۵ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے (۱۶)۔

۶۔الروض الظاهر فی سيرة الملك الظاهر

یہ کتاب ۱۳۷۰ھ کو مطبع دارالانوار قاہرہ سے علامہ زاہد الکوثری کے مقدمے کے ساتھ چھپی ہے، مؤلف نے یہ کتاب ملک ظاہر کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے لکھی تھی۔حافظ ابن حجرؒ نے اس کتاب پر گرفت کی ہے اور مختلف اشعار پر تنبیہ کی ہے کہ ان کے اوزان درست نہیں ہیں، حافظ کی اس کتاب کا نام ''**قذى العين عن نظم غراب البين**'' ہے۔ کشف الظنون کے مصنف سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے اس کتاب کی نسبت عبداللہ بن عبدالظاہر کی طرف کردی (۱۷)۔

۷۔ السيف المهند فی سيرة الملك المؤيد

دارالکتب العربی سے یہ کتاب محمد شلتوت کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۶۶ء۱۹۶۷ء میں طبع ہوئی۔

۸۔ ملاح الالواح فی شرح مراح الارواح

یہ علم الصرف میں مراح الارواح کی شرح ہے، جو احمد بن علی بن سعودؒ کی تالیف ہے (۱۸)۔

۹۔ کشف القناع المرنی عن مهمات الاسامی و الکنی

یہ وہ کتاب ہے، جس کا ذکر اصحابِ تراجم نے بھی نہیں کیا، خود عینیؒ نے اس کا ذکر کیا ہے، اس کا ایک نسخہ مکتبہ ظاہریہ دمشق میں موجود ہے، اس کتاب میں عینی نے صحابہ وصحابیات، تابعین، اصحاب ابوحنیفہؒ، اصحابِ ائمہ ثلاثہ وغیرہم کے اسماء اور کنیٰ کو ذکر کیا ہے(۱۹)۔

۱۰۔ التاریخ الکبیر

اس کا نام ''عقدالجمان فی تاریخ اهل الزمان'' ہے، ۲۴ جلدوں میں ہے، اس کا ایک نسخہ ترکی کی بایزید مسجد کے کتب خانے ولی الدین میں موجود ہے، جس کا نمبر ۲۳۷۴ ہے، نیز کئی نسخے دار الکتب المصریہ میں ہیں، جن میں ایک نسخہ ۲۸ جلدوں میں ہے اور اس کا نمبر ۸۲۰۳ ہے۔ یہ کتاب علامہ عینیؒ کی اہم اور مشہور تالیفات میں سے ہے۔ مختلف مؤرخین واصحاب تراجم نے علامہ عینیؒ کی نسبت اس کتاب کو ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کی تالیف میں انہوں نے حافظ ابن کثیرؒ کی ''البدایة والنهایة'' کو بنیاد بنایا ہے، جس کی تصریح انہوں نے خود ابن کثیرؒ کے حالات میں کی ہے(۲۰)۔

۱۱۔ التاریخ البدری فی اوصاف أهل العصر

یہ کتاب آٹھ جلدوں میں ہے، حاجی خلیفہؒ (۱/ ۲۸۷) نے اس کا ذکر ''تاریخ البدر بأوصاف أهل العصر'' کے نام سے کیا ہے، اس کتاب کے دو اجزاء تیونس کے مکتبہ احمدیہ میں پائے جاتے ہیں جبکہ دو اجزاء معہد الدول العربیہ میں موجود ہیں(۲۱)۔

۱۲۔ تحفة الملوك فی المواعظ والرقائق

سخاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ آٹھ جلدوں میں ہے، اس کا نام عینی نے شارح الصدور رکھا تھا، تاہم میں نے ان کے اپنے ہاتھ کی تحریر میں دیکھا کہ اس کا نام انہوں نے زین المجالس لکھا ہے(۲۲)۔

۱۳۔ الدررالزاهرة فی شرح البحار الزاخرة

یہ مذاہب اربعہ کی فقہ کی کتاب ہے اور بحار زاخرہ فقہ کی ارجوزۃ ہے، جو حسام الدین الرہاوی شیخ العینیؒ کی تصنیف ہے۔ اس کا ایک نسخہ دار الکتب المصریۃ میں موجود ہے(۲۳)۔

۱۴۔ رسائل الفئة فی شرح العوامل المائة

العوامل المائۃ عبدالقاہر جرجانیؒ کی علم نحو میں مشہور کتاب ہے، اس کی کئی حضرات نے شروح لکھی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے، جس کا ذکر خلیفہ نے (۲/ ۸۰) کیا ہے اس کا ایک نسخہ دار الکتب المصریۃ میں مجموعہ نمبر (۴۶۳۳) کے تحت موجود ہے۔

۱۵۔ شرح قطعة من سنن أبی داؤد

یہ کتاب سات جلدوں میں مطبوع ہے، مکتبہ دار القرآن والحدیث ملتان نے اسے چھاپا ہے اور اس کے محقق

نے لکھا ہے کہ ہمیں اس کتاب کا اتنا حصہ ہی ملا ہے۔ حاجی خلیفہؒ نے اس کا ذکر کیا ہے (۲/۱۰۰۶) اس شرح میں وہ الفاظ کی تشریح کرتے ہیں، حدیث کی تخریج بیان کرتے ہیں کہ اس کو کس کس نے روایت کیا ہے، ائمہ کے مذاہب مع دلائل بیان کرتے ہیں اور راجح قول کی ترجیح کو دلائل واضحہ اور حجج قاطعہ سے مدلل کرتے ہیں (۲۴)۔

۱۶۔ العلم الهيب في شرح الكلم الطيب

الکلم الطیب امام ابن تیمیہؒ کی اذکار میں ایک تالیف ہے۔ یہ اس کی شرح ہے (۲۵)۔

۱۷۔ مباني الاخبار في شرح معاني الآثار

اس کا ایک نسخہ دار الکتب المصریہ میں چھ اجزاء میں موجود ہے، جو مؤلف کے اپنی تحریر کے ساتھ ہے (۴۹۲ حدیث) یہ کتاب امام طحاویؒ کی کتاب شرح معانی الآثار کی شرح ہے۔ اور علامہ عینی رحمہ اللہ اس شرح میں مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کرتے ہیں:

۱۔ اسماء اور القاب کو ضبط کرتے ہیں، تاہم ان کا ضبط حروف میں ہوتا ہے۔

۲۔ راوی کے حالات بیان کرتے ہیں۔

۳۔ کتب ستہ وغیرھا سے تخریج کرتے ہیں۔

۴۔ امام طحاویؒ پر استدراک کرتے ہیں کہ اس باب میں یہ یہ حدیث بھی ہے۔

۵۔ ائمہ اربعہؒ، صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ کی رائے ذکر کرتے ہیں۔

۶۔ سوال جواب کی شکل میں مباحث حدیث کو ذکر کرتے ہیں۔

بہرحال یہ کتاب حدیثی انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے، کہ عینیؒ نے اس میں تخریج، تشریح اور تراجم رجال میں اپنی پوری قوت وہمت صرف کی ہے (۲۶)۔

۱۸۔ المسائل البدرية المنتخبة من الفتاوىٰ الظهيرية

اس کا ایک نسخہ مؤلف کے اپنے خط کے ساتھ دار الکتب المصریہ (رقم: ۴۲۸، فقہ حنفی) میں موجود ہے، یہ کتاب ایک جلد اور ۱۱۱۹ اوراق پر مشتمل ہے، یہ ظہیر الدین محمد بن احمد بخاریؒ متوفی ۶۱۹ھ کے فتاویٰ سے انتخاب ہے۔ اس کی تالیف سے فراغت ۸۴۰ھ میں ہوئی (۲۷)۔

۱۹۔ المستجمع في شرح المجمع

یہ کتاب مجمع البحرین نامی کتاب کی شرح ہے، جو فقہ حنفی میں ہے اور احمد بن علی بن تغلبؒ معروف بہ ابن الساعاتی کی تالیف ہے، جو ۶۹۴ھ میں فوت ہوئے۔ اس کتاب میں عینی نے ائمہ ثلاثہ کے اقوال کا اضافہ بھی کیا ہے اور صحیح اور ضعیف کو بیان بھی، نیز مشکل تراکیب بھی حل کیے ہیں (۲۸)۔

۲۰۔ مغاني الأخبار في رجال معاني الآثار

یہ شرح معانی الآثار کی شرح نخب الافکار کا مقدمہ ہے، جو صرف رجال کے ساتھ خاص ہے، جہاں تک معانی

الآثار کے رجال کو الگ سے ایک خصوصی تالیف میں جمع کرنے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ طحاوی شریف کے رواۃ میں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جن کی احادیث اصحاب کتب ستہ نے روایت نہیں کی ہے، عینیؒ نے اس کتاب کے تقریباً دو اوراق پر مشتمل ایک مقدمہ بھی لکھا ہے جس میں انہوں نے یہ بات ثابت کی ہے کہ حنفیہ ہی متمسک بالحدیث والخبر ہیں، اس پر عمل کرنے والے ہیں(۲۹)۔

۲۱۔ منحة السلوك فی شرح تحفة الملوك

ابوبکر محمد بن ابی بکر بن عبدالمحسنؒ، جن کی وفات ساتویں صدی ہجری کے اواخر میں ہوئی، کی فقہ میں ایک تالیف ہے، جس کا نام تحفۃ الملوک ہے۔عینیؒ نے اپنی توجہ اس کتاب پر بھی مرکوز کی، چنانچہ اس کتاب کی انہوں نے تخریج کی اور بہت سے فوائد کا اضافہ بھی کیا(۳۰)۔

۲۳۔ وسائل التعريف فی مسائل التصريف

اس کتاب کا تذکرہ عینیؒ کے حالات لکھنے والوں میں سے کسی نے بھی نہیں کیا خود عینیؒ نے اس کا ذکر کشف القناع المرنی (ورق نمبر:۱۱۲) میں کیا ہے۔اس کا ایک نسخہ دار الکتب المصریہ میں ایک مجموعہ کے ضمن میں رقم (۳۶۴۳) کے تحت کیا گیا ہے، یعنی مذکورہ مجموعے کے صفحہ ا سے ۲۷ تک۔

۲۴۔ تكميل الأطراف

اس کتاب کا تذکرہ علامہ محمد زاہد کوثریؒ نے فتح الباری کے اپنے مقدمے میں کیا ہے، اور لکھا ہے کہ یہ ایک جلد میں ہے اور اس کا ایک نسخہ مکتبہ شہید باشاعلی میں رقم ۳۸۷ کے تحت موجود ہے(۳۱)۔

۲۵۔ شرح خطبة مختصر الشواهد

اس کا تذکرہ علامہ سخاویؒ نے علی ابن احمد صوفیؒ کے حالات کے ضمن میں کیا ہے، نیز حاجی خلیفہؒ اور بروکلمان نے بھی اس کا ذکر کیا ہے، اس کتاب کا ایک نسخہ دار الکتب المصریۃ میں رقم ۵۳ کے تحت موجود ہے(۳۲)۔

۲۶۔ المقدمة السودانية فی الأحكام الدينية

اس کتاب کا تذکرہ عینیؒ کے حالات لکھنے والوں میں سے کسی نے بھی نہیں کیا، صرف بروکلمان نے اس کی بابت لکھا ہے اور مکتبہ أیا صوفیا، ترکی کا حوالہ دیا ہے، رقم:۱۴۳۹(۳۳)۔

۲۷۔ مجموع يشتمل علی حكايات وغيرها

عینیؒ کا ترجمہ لکھنے والوں میں کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا، سوائے بروکلمان کے اور اس نے اس کتاب کا ذکر مجلّہ المستشرقین کے حوالے سے کیا ہے(۳۴)۔

وہ کتب جو علامہ عینیؒ کی طرف منسوب ہوئیں لیکن ان کا کہیں کوئی وجود نہیں۔

علامہ عینیؒ کی سوانح نگاروں نے بہت سی ایسی کتب ان کی طرف منسوب کی ہیں جو مطبوع یا مخطوط کسی بھی شکل میں موجود نہیں۔ یہ کتب مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ **تاريخ الأكاسرة:** (ترکی زبان میں) سخاویؒ اور حاجی خلیفہؒ نے اس کی بابت لکھا ہے(۳۵)۔

۲۔ **تذكرة نحوية:** سخاویؒ اور تمیمیؒ نے اس کا ذکر کیا ہے(۳۶)۔

۳۔ **تذكرة متنوعة:** اس کا تذکرہ سخاویؒ نے کیا ہے(۳۷)۔

۴۔ **الجوهرة السنية في الدولة المؤيدية:** عینیؒ، سخاویؒ اور حاجی خلیفہؒ نے اس کا تذکرہ کیا ہے(۳۸)۔

۵۔ **الحواشي على تفسير أبي الليث:** سخاویؒ نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے(۳۹)۔ اور ابواللیث سے مراد نصر بن محمد بن احمد سمرقندی متوفی ۳۷۵ھ رحمۃ اللہ علیہ ہیں، تفسیر اور تنبیہ الغافلین کے مؤلف، جو فقیہ سمرقند کے نام سے مشہور ہیں۔

۶۔ **الحواشي على تفسير البغوي:** اس کا ذکر بھی سخاویؒ نے کیا ہے(۴۰) بغوی سے مراد حسین بن مسعودؒ متوفی ۵۱۶ھ ہیں، جو تفسیر کے امام تھے، اس کا نام "**معالم التنزيل**" ہے۔

۷۔ **الحواشي على تفسير الكشاف:** سخاویؒ نے اس کا ذکر کیا ہے(۴۱) اور کشاف مشہور تفسیر ہے جو جاراللہ محمود بن عمر بن محمد زمخشری معتزلی متوفی ۵۳۸ھ کی تالیف ہے۔

۸۔ **الحواشي على التوضيح:** سخاویؒ، حاجی خلیفہؒ اور شوکانیؒ نے اس کا ذکر کیا ہے(۴۲) اور توضیح سے مراد مشہور نحوی ابن ہشام انصاریؒ متوفی ۷۶۱ھ کی کتاب "**أوضح المسالك إلى ألفية ابن مالك**" ہے۔

۹۔ **الحواشي على شرح ابن الناظم:** اس کا ذکر سخاویؒ، حاجی خلیفہؒ اور شوکانیؒ نے کیا ہے(۴۳)۔ اور ابن الناظم سے مراد الفیہ کے مؤلف کے صاحبزادے ہے، جو ۶۸۶ کو فوت ہوئے، انہوں نے اپنے والد کی الفیہ کی شرح لکھی اور کئی مقامات پر اپنے والد گرامی کے تسامحات کی نشاندہی بھی کی۔ اور قرآن کریم سے شواہد پیش کیے۔

۱۰۔ **الحواشي على شرح الشافية للجار بردي:** سخاویؒ نے، حاجی خلیفہؒ اور شوکانیؒ نے اس کا ذکر کیا ہے(۴۴) اور شافیہ ابن حاجبؒ متوفی ۶۴۶ھ کی فن صرف میں تالیف ہے، اس کتاب کی کئی علماء نے شروحات لکھی ہیں، جن میں ایک جاربردیؒ متوفی ۷۴۶ھ بھی ہیں۔ علامہ عینیؒ نے اس پر حواشی تحریر فرمائے ہیں۔

۱۱۔ **الحواشي على المقامات:** احمد بن علی الدکمانیؒ کے ترجمے کے تحت سخاویؒ نے اس کا ذکر کیا ہے، اور لکھا ہے کہ الدکمانی نے عینیؒ کو لازم پکڑے رکھا، یہاں تک کہ انہوں نے مقامات پر جو کچھ لکھا تھا وہ سب دکمانی نے حاصل کرلیا(۱۷۲/۵) اور مقامات مشہور کتاب ہے جو محتاج بیان نہیں۔

۱۲۔ **زين المجالس:** اس کے نام میں اختلاف ہے، علماء نے اس کے تین نام ذکر کیے ہیں:

۱۔ تحفة الملوک فی المواعظ والدقائق
۲۔ شارح الصدور، الضوء میں سخاوی نے اس کا تذکرہ کیا ہے(۱۳۴/۱۰)
۳۔ زین المجالس(۴۵)۔
تاہم حقیقت میں زین اور شارح دو کتابیں ہیں، عینی کشف القناع میں اسی طرح لکھا ہے۔

۱۳۔ **سیرۃ الانبیاء:** سخاویؒ نے اس کا ذکر الضوء اللامع (۱۳۴/۱۰) میں کیا ہے۔

۱۴۔ **سیر الاشرف برسبای:** سخاویؒ نے اس کا تذکرہ کیا ہے(۴۶)۔

۱۵۔ **شرح تسهيل ابن مالک (مطول):** سخاویؒ(۴۷) اور ابن العمادؒ(۴۸) نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۱۶۔ **التسهيل فی النحو:** یہ مشہور کتاب ہے، کافی علماء نے اس کی شروح لکھی ہے۔

۱۷۔ **شرح تسهيل ابن مالک (مختصر):** سخاویؒ نے اس کا تذکرہ کیا ہے(۴۹) یہ ماقبل کتاب کا اختصار ہے۔

۱۸۔ **الحاوی فی شرح قصيدة الساوی:** سخاویؒ(۵۰)، حاجی خلیفہؒ اور سیوطیؒ(۵۱) نے اس کے بارے میں لکھا ہے اور قصیدۃ الساوی صدر الدین محمد بن رکن الدین بن محمد الساویؒ کی علم عروض میں تصنیف ہے۔

۱۹۔ **شرح لامية ابن الحاجب:** اس کا ذکر سخاویؒ اور حاجی خلیفہؒ نے کیا ہے، یہ علم عروض میں ایک قصیدہ ہے۔

۲۰۔ **شرح المنار فی الأصول:** اس کا ذکر سخاویؒ نے کیا ہے اور عبد بن احمد بن محمود نسفی حنفیؒ مؤلف کنز متوفی ۷۱۰ھ کی اصول فقہ پر کتاب ہے۔

۲۱۔ **طبقات الحنفية:** اس کتاب کا تذکرہ سخاویؒ نے الضوء میں، حاجی خلیفہؒ نے کشف میں لکھنویؒ نے فوائد بہیہ میں اور شوکانیؒ نے البدر الطالع میں کیا ہے۔

۲۲۔ **طبقات الشعراء:** اس کا ذکر سخاویؒ(۵۲)، حاجی خلیفہؒ(۵۳)، اور لکھنویؒ نے کیا ہے(۵۴)۔

۲۳۔ **غرر الافكار شرح درر البحار:** فوائد بہیہ میں لکھنویؒ نے اس کا تذکرہ کیا ہے(۲۷۳)۔ یہ مذاہب اربعہ کے فتاویٰ پر مشتمل کتاب ہے، اور درر البحار حنفیہ کے فروع میں شمس الدین محمد بن یوسف القونویؒ متوفی ۷۸۸ھ کی تصنیف ہے، اس کتاب میں انہوں نے مجمع البحرین اور مذاہب ائمہ ثلاثہ کو جمع کیا ہے۔

۲۴۔ **الفوائد علی شرح اللباب:** ابن العمادؒ نے اس کا تذکرہ کیا ہے(۵۵) اور لباب سید نقرا کار کی علم نحو میں ایک تالیف ہے۔

۲۵۔ **کشف اللثام عن سيرة ابن هشام:** ابن تغری بردیؒ(۵۶) اور خود عینی نے کشف القناع میں اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ سیرۃ ابن ہشام کی شرح ہے، جسے مکمل نہ کر سکے۔

۲۶۔ مختصر تاريخ دمشق: حاجی خلیفہؒ نے کشف الظنون (۱/۲۸۴) اور لکھنویؒ الفوائد البھیہ (۱۷۳) میں اس کا ذکر کیا ہے، یہ ابن عساکرؒ، متوفی ۵۷۱ کی تاریخ دمشق کا اختصار، تلخیص ہے۔

۲۷۔ مختصر مختصر عقد الجمان: یہ تین جلدوں پر مشتمل ہے، جس کا ذکر سخاوی (۵۷) اور شوکانیؒ نے کیا ہے۔(البدر الطالع:۲/۲۹۵)

۲۸۔ مختصر وفيات الأعيان: اس میں مولف نے ابن خلکانؒ کی وفيات الأعيان کا اختصار ہے، سخاویؒ نے الضوء میں اور شوکانیؒ نے البدر الطالع میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۹۔ معجم الشيوخ: علماء امت میں سے وہ حضرات جن کے شیوخ کی تعداد زیادہ رہی ہو، ان کی عادت یہ رہی ہے کہ وہ اپنے شیوخ، اساتذہ کو جمع کرنے کے لئے حروف تہجی کی ترتیب سے معجم تالیف کرتے ہیں، عینی بھی ان علماء کے نہج پر چلے ہیں اور یہ کتاب ایک جلد میں ہے۔اس کتاب کا ذکر خود عینیؒ نے کشف القناع المرنی میں اور ابن تغریؒ بردی نے المنہل الصافی ۸/۳۵۳ میں، سخاویؒ نے الضوء اللامع ۱۰/۱۳۴ میں اور شوکانیؒ نے البدر الطالع ۲/ ۲۹۵ میں کیا ہے۔

۳۰۔ مقدمة في التصريف: سخاویؒ اور شوکانیؒ اس کا ذکر کرتے ہیں۔

۳۱۔ مقدمة في العروض: سخاویؒ اور شوکانیؒ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۳۲۔ ميزان النصوص في علم العروض: عینیؒ نے کشف القناع ۱۱۲، اور حاجی خلیفہؒ نے کشف الظنون ۲/ ۱۹۱۸ میں اس کے بارے میں لکھا ہے۔

۳۳۔ التذكرة في النوادر: اس نام کے ساتھ اس کا ذکر عینیؒ نے کیا ہے، جبکہ سخاویؒ نے اس کا نام نوادر لکھا ہے۔

۳۴۔ الوسيط في مختصر المحيط: دو جلدوں میں ہے، اور فقہ کی ایک کتاب ہے، جس میں مؤلف نے مبسوط سرخسی اور امام محمدؒ کی کتابوں کی تنقیح کی ہے، اس کا ذکر سخاویؒ نے الضوء اللامع ۱۰/۱۳۴ اور شوکانی نے البدر الطالع میں کیا ہے۔

۳۵۔ كتاب مجموع من احاديث متفرقة من الإحياء للغزالي: اس کتاب کا تذکرہ خود عینی نے کشف القناع میں کیا ہے اور فرمایا ہے کہ غزالی نے بہت سے موضوع اور غیر صحیح ذکر کر دی ہیں احیاء العلوم میں، اس کی وجہ سے علم حدیث میں ان کی عدم مہارت ہے۔

۳۶۔ كتاب المناسك: اس کا ذکر صالح یوسف معتوق نے کیا ہے۔

۳۷۔ تتريک القدوری: یہ مختصر القدوری کا ترکی زبان میں ترجمہ ہے، صالح یوسف معتوق نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۳۸۔ ماه رامه في تتريک شاه نامه: شاہ نامہ حسن بن محمد طوسی (م ۴۰۱ھ تقریباً) کی منظوم فارسی کتاب ہے۔ جسے عینیؒ نے ترکی زبان میں منتقل کیا۔

۳۹۔ منتخب من مسائل روضة العلماء: روضۃ العلماء شیخ حسین بن یحییٰ بخاری حنفیؒ کی تالیف ہے، صالح

یوسفؒ معتوق کہتے ہیں: یہ آخری پانچ کتابیں خود عینیؒ نے کشف میں ذکر کی ہیں (۵۸)۔ (دوسروں کے ہاں اس کا ذکر نہیں)۔

۴۰۔ **شارح الصدور**: اس سے متعلق تفصیل کتاب ''زین المجالس'' کے تحت آ چکی ہے۔

نتائج بحث

علامہ عینیؒ سے متعلق مندرجہ بالا مطالعہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ:

۱۔ علامہ عینیؒ نے اپنے اعلیٰ علمی خاندانی پس منظر سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ اور انہوں نے علم کے حصول میں دور دراز کے سفر کیے اور اپنے وقت کے ماہر علماء سے مختلف علوم وفنون میں مہارت حاصل کی۔

۲۔ انہیں علمی مقام میں اپنے معاصرین پر تفوق حاصل تھا۔

۳۔ اپنے علمی مرتبہ کی بناء پر وہ شیخ الحدیث، قاضی، محتسب جیسے اہم عہدوں پر فائز رہے۔

۴۔ باقی علمی سرگرمیوں کے ساتھ علامہ عینیؒ کا قلم ہمیشہ سرگرم رہا چنانچہ انہوں نے متعدد ضخیم علمی کتب تالیف کیں۔ ان تالیفات میں بعض مطبوع، بعض مخطوط اور بعض ایسی ہیں جو ابھی بھی اپنے وجود میں محققین کی محتاج ہیں۔

۵۔ سرکاری عہدوں کے باوجود آپ کی اخیر زندگی کی تنگ دستی اس امر کا ثبوت ہے کہ انہوں نے ان عہدوں کو دنیاوی مال ومتاع کے حصول کے لیے صرف نہیں کیا۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ بردی، ابن تغری، النجوم الزاهرة فی ملوك مصر و القاهرة، الهيئة المصرية العامة للكتاب، ۱۲/۸۔

۲۔ السخاوی، شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد، الضوء اللامع لأهل القرن التاسع، بیروت: منشورات دار المكتبة الحياة، (س۔ن) ۱۰/۳۱۔

۳۔ **معتوق، صالح یوسف**، بدر الدين العينی وأثره فی علم الحديث، دارالبشائر الاسلامية، ص:۵۵۔

۴۔ الضوء اللامع، ۷/۱۹۶، بدر الدين العينی وأثره فی علم الحديث، ص:۵۶۔

۵۔ ایضاً۔

۶۔ "بهسنا" مرعش وسمیساط کے قریب ایک مضبوط قلعہ کا نام ہے۔ آج کل یہ حلب میں شمار ہوتا ہے۔ ابوالفداء فرماتے ہیں: "بهسنا" عین تاب سے دوروز کے فاصلہ پر شمال مغربی حصہ میں ایک مضبوط قلعہ ہے۔ اس میں باغات، ایک چھوٹی نہر اور ایک جامع مسجد ہے۔ یہ ایک زرخیز علاقہ ہے۔ دیکھئے معجم البلدان: ۱/۵۱۶، بدر الدين العينی ، ص:۶۰۔

۷۔ "کختا" ایک بلند قلعہ کا نام ہے۔ شام کے سرحدات میں واقع ہے، جہاں باغات اور نہریں ہیں۔ دیکھئے: بدر الدين العينی، ص:۶۰، بحوالہ تقويم البلدان: ۲۶۳۔

۸۔ ملطية: یہ درختوں اور نہروں پر مشتمل شام کا سرحدی علاقہ ہے، سکندر اعظم نے یہ شہر بسایا تھا، جبکہ اس کی جامع مسجد صحابہ کرام کی یادگار ہے، کختا سے دو دن کے فاصلے پر واقع۔ دیکھئے بدرالدین العینی: ۶۰، بحوالہ: تقویم البلدان، ص: ۳۸۵۔

۹۔ عینی، بدرالدین، مقدمه عمدة القاری، تحقیق: عبداللہ محمود محمد عمر، پاکستان: مکتبہ رشیدیہ۔

۱۰۔ بدر الدين العينی، ص: ۸۱۔

۱۱۔ ایضاً، ص:۸۱۔ ۸۲، الضوء اللامع، ۱۰/۱۳۳۔

۱۲۔ بدر الدين العينی، ص:۸۲۔

۱۳۔ ایضاً۔

۱۴۔ ایضاً، ص:۳۸،۲۸۔

۱۵۔ بغدادی، اسماعیل باشا، هداية العارفين، بغداد: مكتبة المثنىٰ، ۱/۲۰۳۵، لکھنوی، حافظ عبدالحی، الفوائد البهية فی تراجم الحنفية، قاهره: مكتبة الخانجی، ۱۳۲۴، ص:۲۰۷، الضوء اللامع، ۱/۱۳۴، بدر الدين العينی، ص:۹۴۔

۱۶۔ مقدمه عمدة القاری، ۱/۱۲، هداية العارفين ۲/۴۲۰، الفوائد البهية فی تراجم الحنفية، ص: ۲۰۷، الضوء اللامع: ۱۰/۱۳۴۔

۱۷۔ حاجی خلیفہ، كشف الظنون عن أسامی الكتب و الفنون، بغداد: مكتبة المثنى (س۔ن) ۱/۹۱۹، هداية العارفين ،۲/۴۲۰، بدر الدين العينی:۹۴، الضوء اللامع، ۱۰/ ۱۳۵۔

١٨۔ کشف الظنون، ٢/١٠١٦، ھدایة العارفین، ٦/٤٢٠، الضوء اللامع، ١٠/١٣٤۔

١٩۔ بدر الدین العینی و أثرہ من الحدیث: ٩٦۔

٢٠۔ کشف الظنون، ٢/١١٥٠، الفوائد البھیة فی تراجم الحنفیة، ص: ٢٠٨، الضوء اللامع، ١٠/١٣٤، ھدایة العارفین، ٦/٤٢١۔

٢١۔ کشف الظنون، ١/٢٨٧، ھدایة العارفین، ٦/٤٢٠، بدر الدین العینی و أثرہ من الحدیث، ص: ٩٩۔١٠٠۔

٢٢۔ الضوء اللامع، ١٠/١٣٤۔

٢٣۔ کشف الظنون، ١/٤٧، الفوائد البھیة فی تراجم الحنفیة، ص: ٢٠٧، الضوء اللامع، ١٠/١٣٤، ھدایة العارفین، ٦/٤٢٠۔

٢٤۔ کشف الظنون، ٣/١٠٠٦، ھدایة العارفین، ٦/٤٢١، وشرح سنن أبی داؤد للعینی، ٦/٤٥٦۔

٢٥۔ ھدایة العارفین، ٦/٤٢١، الضوء اللامع، ١٠/١٣٤، و بدر الدین العینی، ص: ١٧١۔

٢٦۔ ھدایة العارفین، ٦/٤٢١، الضوء اللامع، ١٠/١٣٤، بدر الدین العینی، ص: ١٩٣۔

٢٧۔ کشف الظنون، ٢/١٢٢٦، الضوء اللامع، ١٠/١٣٤، ھدایة العارفین، ٦/٤٢٠۔

٢٨۔ کشف الظنون، ٢/١٥٩٩، ١٦٠٠، الفوائد البھیة فی تراجم الحنفیة، ص: ٢٠٧، الضوء اللامع، ١٠/١٣٤، ھدایة العارفین، ٦/٤٢٠۔

٢٩۔ بدر الدین العینی، ص: ٢٥٦۔

٣٠۔ ایضاً، ص: ١٠٦، کشف الظنون، ١/٣٧٤۔۔٣٧٥، الضوء اللامع، ١٠/١٣٤۔

٣١۔ بدر الدین العینی، ص: ٢٦١۔

٣٢۔ کشف الظنون، ١/٢٥٤/٢/١٠٦٦، الضوء اللامع، ١٠/١٣٤، بدر الدین العینی، ص: ١٠٢۔

٣٣۔ ایضاً، ١٠٦۔

٣٤۔ ایضاً۔

٣٥۔ الضوء اللامع، ١٠/١٣٤، کشف الظنون، ١/٣٩٢۔

٣٦۔ الضوء اللامع، ١٠/١٣٤۔

٣٧۔ ایضاً، ١٠/١٣٤۔

٣٨۔ **کشف القناع المرنی**: ١١٧، الضوء اللامع، ١٠/١٣٤، کشف الظنون، ٢/١٢٠۔

٣٩۔ الضوء اللامع، ١٠/١٣٥۔

٤٠۔ ایضاً، ١٠/١٣٤۔

٤١۔ ایضاً، ١٠/١٣٤۔

٤٢۔ ایضاً، ١٠/١٣٤، کشف الظنون، ١/١٥٥۔

۴۳۔ الضوء اللامع، ۱۰/۱۳۴، کشف الظنون،۱/۱۵۔

۴۴۔ الضوء اللامع، ۱۰/۱۳۴، کشف الظنون، ۲/۱۰۲۱، البدر الطالع: ۲/۲۹۵۔

۴۵۔ ملاحظہ کیجیے: الضوء اللامع، ۱۰/۱۳۴۔

۴۶۔ ایضاً۔

۴۷۔ ایضاً۔

۴۸۔ شذرات الذهب، ۹/۲۸۷۔

۴۹۔ الضوء اللامع، ۱۰/۱۳۴۔

۵۰۔ ایضاً۔

۵۱۔ بغية الوعاة، ۲/۲۵۵۔

۵۲۔ الضوء اللامع، ۱۰/۱۳۴۔۱۳۵، کشف الظنون، ۲/۱۱۰۲۔

۵۴۔ الفوائد البهية فی تراجم الحنفية ، ص:۲۷۳۔

۵۵۔ شذرات الذهب، ۹/۲۸۸۔

۵۶۔ المنهل الصافی، ۸/۳۵۴۔

۵۷۔ الضوء اللامع، ۱۰/۱۳۴۔

۵۸۔ بدر الدين العينی، ص:۱۱۹۔۱۲۰۔